131541-ماہواری کے ایام میں اضافہ ہو تو روزوں کا کیا جائے ؟

سوال

بلوغت کے ابتدائی برس تو مجھے چھ سے سات یوم تک ماہواری آئی اور دوسرے برس تقریبا نو روز تک آئی، لیکن دوسرے برس کے آخر اور تیسرے کے ابتدا میں مجھے ماہواری کا خون دو سے تین ہفتے تک آنے لگا، اور رمضان المبارک اٹھارہ دن تک تین دن رمضان سے قبل اور پندرہ یوم رمضان المبارک میں، مجھے یہ بتائیں کہ ان روزوں کی قضاء کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن اہل علم کے صحیح قول کے مطابق نہ تو ماہواری کی زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر ہے اور نہ ہی کم از کم حد مقرر ہے، کسی عورت کے ہاں ماہواری کے ایام زیادہ ہو سکتے ہیں، اور کسی عورت کو کم بھی، اس میں حیض کا خون آنا معتبر ہوگا نہ کہ مدت معتبر سمجھی جائیگی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن منذر اور اہل علم کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ : اسے محدد کرنا صحیح نہیں، بلکہ جب عورت حیض کا خون دیکھے جو کہ عورتوں کے ہاں حیض کا خون معروف ہوتا ہے تو حیض شمار ہوگا، اس کی دلیل درج ذیل ہے :

اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے :

{اور یہ لوگ آپ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ گندگی ہے}.البقرۃ(222).

تو یہاں فرمان باری تعالی "کہہ دیجئے کہ یہ گندگی ہے"

حکم علت کے ساتھ معلق ہے اور وہ علت گندگی ہے لہذا جب یہ گندا خون پایا جائے جو رگ یعنی استحاضہ کا خون نہ ہو تو اسے حیض کا حکم دیا جائیگا " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (402/1).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"کچھ عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں چار ماہ تک حیض نہیں آتا وہ طہر کی حالت میں ہی رہتی ہیں اور پھر مکمل ایک ماہ تک حیض آتا ہے، اللہ اعلم گویا کہ وہ ناپاک ہوتا ہے اور پھر اکٹھا ہو کر ایک ہی بار آجاتا ہے.

اور کچھ عورتوں کو ایک ماہ میں تین یا چار یا پانچ یا دس دن تک بھی حیض آتا ہے " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (402/1).

اس بنا پر آپ کی ماہواری وہی شمار ہوگی جن ایام میں حیض کا خون آتا ہے حتی کہ آپ طہر اور پاکی دیکھ لیں، چاہے یہ ایام پانچ یا دس ایام سے بھی زیادہ ہوں، جب تک کہ پورا ماہ خون نہ آتا ہو یا پھر پورے ماہ میں ایک یا دو دن رک جائے تو اس صورت میں وہ استحاضہ کا خون ہوگا۔

استحاضہ کے خون کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (68818) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔